مولانا فاروق الرحمن یزدانی

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمۃ القرآن

فرضیت حج

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین. فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین (آل عمران:۹۶-۹۷)

بے شک سب سے پہلے جو گھر لوگوں کے (عبادت) کیلئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے بابرکت اور تمام جہان والوں کیلئے ہدایت اس (خانہ کعبہ) میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) کئی کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک) مقام ابراہیم ہے۔ اور جو بھی اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کیلئے لوگوں پر (فرض ہے) بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص وہاں تک راستے کی طاقت رکھتا ہے اور جو شخص کفر کرے (باوجود قدرت کے حج نہ کرے) تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔

ان آیات بینات میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی عظمت و فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ حج کی فرضیت کو بیان فرمایا ہے۔ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان (مسلم ۳۲/۱، کتاب الایمان) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی عبدیت اور رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اب جو شخص کلمہ پڑھنے کے بعد باقی تمام امور تو ادا کرتا ہے مگر باوجود طاقت ہونے کے بیت اللہ شریف کا حج نہیں کرتا تو اس کا اسلام مکمل ہی نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی انکار کرے یعنی حج ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ہی کیا سارے جہان کی بھی پرواہ نہیں ہے یہ اتنا بڑا اہم عمل ہے مگر کئی لوگ کاروباری لالچ میں اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کر جاتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈرنا چاہئے اور اولین فرصت میں یہ فرض ادا کرنا چاہئے۔ اور پھر کئی لوگ رسماً ہی حج کیلئے چلے جاتے ہیں ان لوگوں کو بھی حج پر جاتے ہوئے یہ نیت اور ارادہ کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر یہ فرض ادا کرنے جا رہے ہیں اور اس میں ہمارا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ اور کئی فوائد بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے مگر نیت خالص رضائے الٰہی کے حصول کی ہو۔ اور طاقت سے مراد یہ ہے کہ مالی طور پر بھی آدمی مستحکم ہو راستے کے آنے جانے کا خرچہ ہو اور گھر والوں کے اخراجات کا بندوبست بھی ہو اور پھر صحت و تندرستی ہو کہ ارکان حج ادا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور حجاج کرام کے حج کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

ترجمۃ الحدیث

فضیلت حج

عن ابی ھریرۃ قال سمعت النبی ﷺ یقول من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (بخاری ۲۰۶/۱، باب فضل الحج المبرور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے حج کیا اللہ تعالیٰ کیلئے تو (ان دنوں میں) نہ اس نے جماع کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام یا بات کی تو وہ (حج کر کے) لوٹے گا اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں سے صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے جیسا کہ اس حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جو شخص حج کرتا ہے اور اس دوران وہ کوئی عمل بھی حج کے منافی نہیں کرتا، مثلاً لڑائی جھگڑا، دھینگا مشتی، چوری، گالی گلوچ، چغلی غیبت، الزام تراشی وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے حتی کہ بعض جائز امور بھی جو صرف ارکان حج کی ادائیگی کے دوران احرام کی حالت میں منع ہیں سے بھی بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صغیرہ کبیرہ تمام قسم کے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دیتے ہیں جیسے وہ پیدا ہونے کے دن گناہوں سے پاک تھا۔ یعنی جب وہ پیدا ہوا تھا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ درج نہیں تھا ایسے ہی جب وہ حلال کمائی سے سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فریضہ حج ادا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال سے اس کے سابقہ تمام گناہ مٹا دیتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر پوچھا گیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا پھر سوال کیا گیا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور (بخاری)

اس لئے ان تمام مسلمانوں بھائیوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی ہے کوشش کرنی چاہئے کہ بیت اللہ کا حج کرتے وقت کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی والا نہ کریں اور حج کرنے کے بعد بھی اس کی حفاظت کریں اپنے عقائد اور اعمال میں کتاب و سنت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ایسے حج کا کوئی فائدہ نہ ہو گا جس کے بعد آدمی شرک کرتا رہے۔ یا بدعت سے توبہ نہ کرے اور یا پھر دنیاوی معاملات میں ظلم و زیادتی روا رکھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس کے نامہ اعمال کو سابقہ گناہوں سے تو پاک کر دیتے ہیں مگر بعد میں کئے ہوئے گناہ بھی تو اس کے لئے عذاب الٰہی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دنیا و آخرت بہتر فرمائے سیئات سے درگزر کرتے ہوئے حسنات کو قبول فرمائے آمین ثم آمین